اوراب رسالت کا قانون!

انور غازی

کہانی کا آغاز ’’نینسی جے پال (Nancy j powell) سے ہوتا ہے۔ یہ 16 اگست 2002ء سے 5 نومبر 2004ء تک پاکستان میں امریکا کی سفیر رہی ہیں۔ پاکستان میں ان کو تعینات کرتے وقت خصوصی طور پر تین ٹاسک دیے گئے تھے۔ ایک پاکستان کے نصابِ تعلیم میں تبدیلی۔ دوسرا 1979ء کا حدود آرڈی نینس کا خاتمہ یا ترمیم۔ تیسرا توہینِ رسالت قانون کو ختم کرنا یا ریویو کرنا۔ چنانچہ اس نے ذمہ داریاں سنبھالتے ہی صدر، وزیرِ اعظم اور دیگر اہم شخصیات سے پہلے پہل خفیہ اور بعد ازاں علانیہ ملاقاتیں شروع کر دیں۔ اسی وقت بعض باخبر دانش واران ملاقاتوں کو خطرے کا الارم قرار دے رہے تھے۔ محبّ دین و وطن دور اندیشوں نے بھانپ لیا تھا کہ اندر ہی اندر کچھ ’’پک‘‘ رہا ہے۔ کچھ ہی عرصے بعد آہستہ آہستہ دھواں باہر نکلنے لگا اور امریکی استعمار کے ایجنڈے پر کام شروع ہو گیا بلکہ اس کو منشور بنا لیا گیا اور پہلے ایجنڈے یعنی ’’نصابِ تعلیم میں تبدیلی‘‘ پر کام شروع ہو گیا۔ 2003ء سے پاکستان کے نصابِ تعلیم میں تبدیلیوں کا آغاز ہوا جو 2004ء میں اختتام پذیر ہوا۔ ابتدائی طور پر امریکا نے پاکستان کے نظامِ تعلیم کی تبدیلی کے لیے پاکستان کو 3 ارب 90 کرڑ روپے دیے۔‘‘ 5 فروری 2005ء کو بش نے فخریہ انداز میں کہا تھا: ’’پاکستان کا نصابِ تعلیم میرے کہنے پر تبدیل کیا گیا۔‘‘ اس کے بعد مشرف نے ’’انڈیا ٹوڈے‘‘ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا: ’’بھارت اور پاکستان کا نصابِ تعلیم مشترکہ ہونا چاہیے۔‘‘ مئی 2004ء کو قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے اس وقت کی وزیرِ تعلیم زبیدہ جلال نے کہا تھا: ’’بیالوجی کی کتاب میں قرآنی آیات کا کیا کام ہے؟‘‘ اور ’’اگر مقدس مضامین کے سامنے کتے کی تصویر آ گئی ہے تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟‘‘ اس کے بعد نصاب سے سیرت رسول، غزوات، جہاد کی آیات، شہادت کا فلسفہ صحابہ کرام کے واقعات، مسلم فاتحین کے حالات، امہات المؤمنین کا تذکرہ اور ایسی ہر بات نکال ڈالی جس سے انسان ایک نظریاتی مسلمان بن سکتا ہے اور اب ملک میں اسلام، قرآن اور مجاہدین کا نام تک لینا ناقابل معافی جرم بن چکا ہے۔

نصابِ تعلیم کی تبدیلی کے بعد دوسرا اہم ایجنڈا 1979ء والے ’’حدود آرڈی نینس‘‘ کو بہر صورت تبدیل کروانا تھا تاکہ پاکستان کے اسلامی کلچر کو یہود و نصاریٰ کے مادر پدر آزاد معاشرے میں تبدیل کیا جا سکے۔ حدود آرڈی نینس کے خاتمے پر پچیس پچیس کروڑ خرچ کیے گئے تاکہ ملک میں فحاشی و عریانی پھیلے۔ اس پر بھی عملدر آمد سے پہلے میڈیا کے ذریعے

بھرپور مہم چلائی گئی۔ زنا بالجبر اور بالرضا پر کھلے عام بحث مباحثے ہوئے۔ ٹی وی چینلز پر کھلے عام اس نازک اور شرم و حیا والے مسئلے پر بے ہودہ گفتگو ہوئی جس میں حدود ختم کرنے پر زور دیا گیا۔ دلائل میں عورتوں پر رحم کھا کر کہا گیا کہ صنف نازک کو کوڑے مارنا اور حد جاری کرنا ظلم ہے۔ حالانکہ اللہ نے بعض جرائم پر جو ''حد'' مقرر کی ہے اس میں رتی بھر کمی، زیادتی اور ترمیم نہیں ہوسکتی۔ اللہ کے سامنے قیامت کے دن ایک ایسا حاکم پیش کیا جائے گا جس نے اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا میں کمی کی ہوگی۔ اس سے پوچھا جائے گا تم نے کمی کیوں کی تو وہ جواب دے گا اس لیے کہ مجھے اس بندہ پر رحم آ گیا تھا۔ اللہ اس سے کہیں گے کہ کیا مجھ سے زیادہ کوئی رحیم ہے؟ پھر ایک ایسے حاکم کو لایا جائے گا جس نے ایک کوڑے کا اضافہ کیا ہوگا تو اس سے پوچھا جائے گا اضافہ کیوں کیا؟ وہ کہے گا تاکہ بندے زیادہ ڈریں تو اس کو جواب دیا جائے گا کیا مجھ سے بھی زیادہ کوئی ڈرانے والا ہے؟ اللہ نے جو حدود مقرر کی ہیں اس میں ترمیم کرنے والوں کے لیے قرآن نے ''ظالم اور فاسق'' جیسے سخت الفاظ استعمال کیے ہیں۔ جب ہم اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں ترمیم کرنے والوں کے بارے میں قرآن کی سخت ترین وعیدیں پڑھتے ہیں تو کانپ اٹھتے ہیں۔ حدود اللہ میں ترمیم کرنے والوں کا انجام سوچ کر ہی سکتہ طاری ہو جاتا ہے۔ بہر حال! نام نہاد حقوق نسواں بل پر 2005ء میں کام شروع ہوا اور 2006ء میں حدود آرڈی نینس ختم ہو کر ہی رہا۔ جس کے نتیجے میں اب فحاشی وعریانی کا دور دورہ ہے۔ نکاح مشکل اور زنا آسان ہو چکا ہے۔ اس کے بعد توہین رسالت قانون اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا نمبر تھا۔ یہ کام 2007ء میں شروع ہونا تھا اور 2008ء تک ختم ہونا تھا لیکن مارچ 2007ء سے مشرف حکومت کی الٹی گنتی شروع ہوگئی اور یہ قانون بچ گیا۔

امریکا اب ہماری حکومت سے یہ کام...... جو انتہائی مشکل ہے...... کروانا چاہتا ہے۔ حکومت اس کی حامی بھر چکی ہے۔ 2009ء سے 2012ء تک تین سالوں میں تیسرا یہ اہم ترین قانون ''توہین رسالت'' کو ختم کروانا یا غیر مؤثر کروانا ہے۔ اس کا آغاز گرجرہ، سمبڑیال اور ڈسکہ سانحات۔ دیوبندی بریلویوں میں اختلافات کو ہوا دے کر، اور بعض لیڈروں کے بیانات سے ہو چکا ہے۔ صدر زرداری لندن میں اس کی یقین دہانی کروا چکے ہیں۔ جس طرح مانچسٹر سے قادیانیوں کے رہنما کہتے ہیں کہ اگر پاکستان میں ہمارے خلاف منظور کیا گیا قانون ختم نہ کیا گیا تو پھر یہ ملک اسی طرح جلتا رہے گا۔ اگر پاکستان سلامتی چاہتا ہے تو پھر یہ قانون ختم ہونا چاہیے۔'' پاکستان میں مرزائیوں کی ترجمانی کئی لوگ کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے ''توہین رسالت کا قانون ختم ہونا چاہیے''۔ کئی بڑے بڑے سول حکام بھی جو ختم نبوت پر پروگرام کرنے، لکھنے اور بولنے والوں کو جوان کے پاس اپنی سیکورٹی کی درخواست لے کر جاتے ہیں مذکورہ جماعت کی خوفناک دھمکیوں کی پیغام رسانی کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ زمین قدرے ہموار ہو چکی ہے۔ اب مکار نگاہیں ناموس رسالت کے قانون پر لگی ہوئی ہیں۔ غیر ملکی آقاؤں نے ڈگڈگی بجادی ہے اور بندوں کا ناچ شروع ہونے کو ہے۔ توہین رسالت کا قانون...... جو تمام مسالک کے نزدیک یکساں محترم و مقدس ہے...... کو یک بیک ختم کرنا شاید حکومت کے لیے اتنا آسان نہ مگر بازی

گروں کے پاس حیلوں کی کمی نہیں۔ ایک حیلہ جس کا بہت زیادہ امکان ہے وہ نظرِ ثانی (ریویو) کے نام پر قانون کو غیر معینہ مدت کے لیے سرد خانے میں ڈالنے کا خوفناک طریقہ ہے۔ درباری بڑے احترام سے کہیں گے کہ ہم ناموسِ رسالت کے قانون کو بدلنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ فقط اس کے ''غلط استعمال'' کو روکنے کے لیے قانون پر از سرِ نو نظرِ ثانی کی ضرورت ہے۔ پھر ''نظرِ ثانی'' کے نام پر اس قانون کو التواء میں ڈال دیا جائے اور اس وقت تک عدالتیں اس قانون کے مطابق سزائیں نہ دے سکیں گی۔ یہ اسی گہری مکروہ سازش کے تانے بانے ہیں جس کی منادی نیویارک سے ہوئی ہے اور دیسی غلام، فرنگی آقاؤں کے فرمان پر دل وجان سے عمل کرنے کے لیے مچل رہے ہیں۔ ''توہینِ رسالت'' کا قانون ''ناموسِ رسالت'' کے پاسداروں کے لیے زندگی وموت کا مسئلہ ہے اور اس پر مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر ردّعمل سامنے آئے گا۔ لیکن موجودہ حکومت...... جس کی پشت پر امریکہ و برطانیہ جیسی طاقتیں کھڑی ہیں...... کے پاس عوام کو نان ایشوز میں الجھانے کے بیسیوں طریقے ہیں۔

ہماری حکومت سادہ لوح عوام کو ان ایشوز میں الجھا کر اندر ہی اندر کام کرتی رہے گی۔ جب پانی سر سے گزر جائے گا تو عوام اور علماء بیدار ہوں گے۔ احتجاج ہوگا، جلسے جلوس ہوں گے اور پھر آہستہ آہستہ حالات معمول پر آجائیں گے۔ نصابِ تعلیم میں تبدیلی کے وقت اور حدود آرڈیننس کے خاتمے کے وقت یہی ہوا تھا۔ لہٰذا اگر پاکستان کے مسلمان چاہتے ہیں کہ توہین رسالت کا قانون اور امتناعِ قادیانیت آرڈیننس موجود رہے تو پھر ابھی سے تمام مکاتبِ فکر کے علمائے کرام اور عوام...... جو عاشقانِ رسول ہیں...... کو باہمی مل کر حکمرانوں اور امریکی ایجنٹوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جانا چاہیے۔ شیخ سعدی نے صدیوں پہلے کہا تھا:

سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل
چوں پُرشُد نشاید گزشتن بہ پیل

(مطبوعہ: روزنامہ ''جنگ'' 5/اکتوبر 2009ء)

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501